بِسمِ اللّٰہِ الرَّ حمٰنِ الرَّ حِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الکَرِیم   وَعَلٰی عَبدِ ہِ المَسِیح المُوعود

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام اور غلام مسیح الزماں کے مابین مماثلت

یَاأَیُّھَاالَّذِینَ آمَنُوا کُونواأَنصارَ اللَّہِ کَما قالَ عِیسَی ابنُ مَریَمَ لِلحَوارِیِّینَ مَن أَنصارِیْ إِلَی اللَّہِ قالَ الحَوارِیُّونَ نَحنُ أَنصارُ اللَّہِ فَآمَنَت طَّائِفَۃٌمِّن بَنِی إِسرَائِیلَ وَکَفَرَت طَّائِفَۃٌ فَأَیَّدنَا الَّذِینَ آمَنُواعَلٰی عَدُوِّھِم فَأَصبَحُوا ظَاھِرِینَ۔(الصّف۔۱۵)

اے مومنوں! تم اللہ (کے دین) کے مددگار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے جب حواریوں سے کہا کہ خدا کے کاموں میں میرا کون مددگار ہے۔ تو وہ بولے کہ ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں۔ پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ تو ایمان لے آیا، اور ایک گروہ نے اِنکار کر دیا۔ جس پر ہم نے مومنوں کی اُنکے دشمنوں کے خلاف مدد کی اور مومن غالب آ گئے۔

محترمہ حنہ زوجہ عمران نے اللہ تعالیٰ کے حضور بچے کیلئے دعا مانگی اور منت مانی کہ جو بچہ میرے ہاں پیدا ہوگا، میں اس کو ہیکل کی عبادت کیلئے وقف کر دونگی۔ لیکن لڑکے کی بجائے حنہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مریم رکھا گیا۔ محترمہ حنہ لڑکی کی پیدائش پر غمگین تھی لیکن اسے کیا خبر تھی کہ یہ لڑکی کتنی عظیم بننے والی ہے۔؟ بعدازاں حضرت مریم کی نگہداشت، پرورش اور تعلیم و تربیت حضرت زکریّاؑ کے سپرد ہوئی۔ آپؑ نہایت نیک اور پرہیزگار تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ بغیر کسی ظاہری سامان کے آپکو ایک بیٹا عطا فرمایا جس کا نامِ نامی مسیح عیسیٰ ابن مریم تھا۔ یہ بیٹا بلاشبہ ایک رحمت کا نشان اور ایک قدرت کا نشان تھا۔ ولادت مسیح ابن مریمؑ کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

(۱)" قَالَ اِنَّمَآ اَنَارَسُوْلُ رَبِّکِ لِاَ ھَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا o قَالَتْ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْغُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ بَشَرٌ وَّ لَمْ اَکُ بَغِیًّا o قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ ھُوَ عَلَیَّ ھَیِّنٌ وَلِنَجْعَلَہٗٓ اٰیَۃً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَۃً مِّنَّا وَکَانَ اَمْرًا مَّقْضِیًّاo" (مریم:۲۰،۲۱،۲۲)

ترجمہ۔ کہا میں تو صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا پیغامبر ہوں تا کہ میں تجھے ایک پاک اور نیک لڑکا دوں۔ کہا میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہوگا حالانکہ اب تک مجھے کسی مرد نے نہیں چُھوا۔ اور میں کبھی بدکاری میں مُبتلا نہیں ہوئی۔ کہا اِسی طرح ہے تیرے رب نے یہ کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے اور تا کہ اسے لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (بات) ہماری تقدیر میں طے ہو چکی ہے۔

(۲)" فَاَجَآءَھَا الْمَخَاضُ اِلٰی جِذْعِ النَّخْلَۃِ قَالَتْ یٰلَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَاوَ کُنْتُ نَسْیًا مَّنْسِیًّا o" (مریم:۲۴) ترجمہ۔ پس اِسے دردِ زہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لی گئی، کہا۔ اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی۔ اور میری یاد مٹا دی جاتی۔

(۳)"وَھُزِّیْٓ اِلَیْکِ بِجِذْعِ النَّخْلَۃِ تُسٰقِطْ عَلَیْکِ رُطَبًا جَنِیًّاo" (مریم:۲۶) ترجمہ۔ اور کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔

(۴)" فَاَتَتْ بِہٖ قَوْمَھَا تَحْمِلُہٗ ط قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْئًا فَرِیًّا o یٰٓاُخْتَ ھٰرُوْنَ مَا کَانَ اَبُوْکِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا کَانَتْ اُمُّکِ بَغِیًّاo" (مریم:۲۸،۲۹) ترجمہ۔ اس کے بعد وہ اس کو لے کر اپنی قوم کے پاس سوار کرا کے لائی۔ جنھوں نے کہا اے مریم! تو نے بہت برا کام کیا ہے o اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہیں تھا، اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔

(۵)" ذٰلِکَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْہِ یَمْتَرُوْنَ o " (مریم:۳۵) ترجمہ۔ یہ عیسیٰ ابن مریم ہے اور یہ (اِس کا) سچا واقعہ ہے جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔

یہ موسوی سلسلہ کے مسیح ابن مریم تھے جن کے ٹھیک حالات اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔ بالکل اسی طرح محمدی سلسلہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے پہلے ایک فردامت حضرت مرزا غلام احمدؑ کو مریمی روحانی مقام بخشا۔ پھر اس میں اپنی طرف سے سچائی کی روح پھونکی اور اُسے ایک زکی غلام کی بشارت بخشی۔ ایک صدی قبل یہ سارا واقعہ بالکل اسی طرح ہوا جس طرح پہلے موسوی سلسلہ میں حضرت مریمؑ کیساتھ ہوا تھا۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ کے الہامات سے ظاہر ہے۔

(۱) " یَاٰاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ یَا مَرْیَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ ۔ یَا اَحْمَدُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ۔ نَفَخْتُ فِیْکَ مِنْ لَّدُنِّیْ رُوْحَ الصِّدْقِ۔ " اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجھ میں پھونک دی ہے۔ (روحانی خزائن جلد ا صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱ و تذکرہ صفحہ ۵۵)

(۲) خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ:۔

"میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اِسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرّعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر

کو(جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجہ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آ ویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کیساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کیساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اسکی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفٰی کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُسکے آنے کے ساتھ آئیگا۔ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اسکے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْاَوَّلِ وَ الْاٰخِرِ۔ مُظْهَرُ الْحَقِّ وَ الْعَلَاءِ كَاَنَّ اللّٰهَ نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُسکے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اُسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اُس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اُٹھایا جائے گا۔ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔" (مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۰۰ تا ۱۰۲)

(۳) ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء۔

"اِصْبِرْ مَلِيًّا سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔" یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کرونگا (تذکرہ صفحہ ۲۷۷ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۲۱۶)

(۴) ۶، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء۔

"سَاَهَبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔ رَبِّ هَبْ لِيْ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔ اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهٗ يَحْيٰى۔ اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحَابِ الْفِيْلِ۔" (الحکم جلد ۱۱ نمبر ۴۰، ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ بحوالہ تذکرہ ۶۲۶)۔ ترجمہ۔ میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔ میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یحیٰی ہے۔ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیساتھ کیا کیا۔

(۵) ۱۸۸۳ء

"اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ۔ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ تَمْتَرُوْنَ۔" کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں۔ اور ہم اسکو لوگوں کے لیے ایک نشان بنادینگے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات ابتداء سے مقدر تھی۔ اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(۶) ۱۶ دسمبر ۱۹۰۵ء

" قَالَ رَبُّكَ اِنَّهٗ نَازِلٌ مِّنَ السَّمَآءِ مَايُرْضِيْكَ رَحْمَةً مِّنَّا وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا۔ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ (۲) اَمَرْتُ نَافِذًا۔ (۱) تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی۔ وہ وقت قریب آ گیا جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔ (۲) میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی اٹل ہے۔" (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۴ مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۴ و تذکرہ صفحہ ۴۹۶)

(۷) (۸۳۔۱۸۸۱ء

"فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا۔ هُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا۔ پس اسے دردِ زہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گئی۔ کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔ کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔ وہ تجھ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔" (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱ و جلد ۱ صفحہ ۲۵۰)

(۸) ۱۸۸۳ء

"لَقَد جِئتِ شَیْئًا فَرِیًّامَا کَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْ ءٍ وَّ مَا کَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا۔ " (اے مریم) تونے بہت برا کام کیا ہے۔ تیرا باپ تو برا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بدکار نہیں تھی۔ (روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(۹) (مکتوب پیر سراج الحق صاحب نعمانیؓ صفحہ ۶، تذکرہ ص ۶۸۴)

زدرگاہِ خدا مردے بصد اعزازمی آید۔ مبارک بادت اے مریم کہ عیسیٰ بازمی آید

ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیساتھ آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے

مندرجہ بالا الہامات سے پتہ چلتا ہے کہ جس طرح کی وحی موسوی مریم (حضرت مریمؑ) پر نازل ہوئی بالکل اسی طرح کے الہامات محمدی مریم (حضرت مسیح موعودؑ) کو بھی ہوئے۔

(۱) حضرت مریمؑ کو ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ حضرت مسیح موعودؑ کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت آپکی وفات تک ہوتی رہی۔

(۲) جس طرح حضرت مریمؑ کو یہ الہام کیا گیا کہ ہم اس لڑکے کو ایک نشان بنائیں گے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (بات) ہماری تقدیر میں طے ہوچکی ہے۔ بالکل اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ کو بھی یہی الہام ہوا کہ ہم اس زکی غلام کو لوگوں کیلئے ایک نشان بنائیں گے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ (بات) ہماری تقدیر میں طے ہوچکی ہے۔ یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کررہے ہیں۔

سورۃ تحریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ٥ وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِیْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ۔ "(تحریم:۱۲،۱۳)

ترجمہ۔ اور مومنوں کی حالت اللہ فرعون کی بیوی کی مانند بیان کرتا ہے جبکہ اس نے اپنے رب سے کہا، کہ اے خدا! تو اپنے پاس ایک گھر جنت میں میرے لیے بھی بنادے اور مجھ کو فرعون اور اسکی بداعمالیوں سے بچا اور اسی طرح (اسکی) ظالم قوم سے نجات دے۔ اور پھر اللہ مومنوں کی حالت مریم کی طرح بیان کرتا ہے جو عمران کی بیٹی تھی جس نے اپنے ناموس کی حفاظت کی اور ہم نے اس میں اپنا کلام ڈال دیا تھا اور اس نے اس کلام کی جو اسکے رب نے اس پر نازل کیا تھا تصدیق کردی تھی اور اس (خدا) کی کتابوں پر بھی ایمان لائی تھی اور (ہوتے ہوتے ایسی حالت پکڑلی تھی) اس نے فرمانبرداروں کا مقام حاصل کرلیا تھا۔

''سورۃ تحریم میں اشارہ کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کے ابن مریم کہلائیں گے کیونکہ اول مریم سے انکو تشبیہ دیکر پھر مریم کی طرح نفخ روح ان میں بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اول وہ مریمی وجود لیکر اور اس سے ترقی کرکے پھر ابن مریم بن جائیں گے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں اول میرا نام مریم رکھا اور فرمایا۔ یا مریم اسکن انت و ذوجك الجنة۔ یعنی اے مریم تو اور تیرا دوست بہشت میں داخل ہوجاؤ۔ اور پھر فرمایا۔ یا مریم نفخت فیك من روح الصدق۔ یعنی اے مریم میں نے صدق کی روح تجھ میں پھونک دی (گویا استعارہ کے رنگ میں مریم صدق سے حاملہ ہوگئی) اور پھر آخر میں فرمایا۔ یاعیسی انی متوفیك ورافعك الی۔ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اُٹھاؤنگا۔ پس اس جگہ مریمی مقام سے مجھے منتقل کرکے میرا نام عیسیٰ رکھا گیا اور اس طرح پر ابن مریم مجھے ٹھہرایا گیا تا وہ وعدہ جو سورۃ تحریم میں کیا گیا تھا پورا ہو۔''(روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۶ تا ۱۸۷)

سورۃ تحریم کی جو تشریح حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام بخشنے میں دو اغراض پوشیدہ تھیں۔ اولاً۔ یہ کہ اس مریمی روحانی مقام پر اللہ تعالیٰ نے آپ میں صدق کی روح پھونکی اور اس طرح آپ مریمی روحانی مقام سے عیسوی روحانی مقام کی طرف منتقل ہوگئے۔ ثانیاً۔ یہ کہ آپؑ کو مریمی روحانی مقام عطا کیے جانے میں یہ حکمت الٰہی بھی پوشیدہ تھی کہ آپکے بعد آپکی کامل اتباع اور پیروی اور آپکی غلامی اور آپکی دعا اور روحانی توجہ کے نتیجہ کے طور پر آپ کے کسی غلام کو ابن مریم کا روحانی مقام عطا فرمانا تھا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے محمدی سلسلہ کو موسوی سلسلہ کیساتھ کامل تشبیہ دینی تھی۔ لہٰذا اس کامل تشبیہ کیلئے ضروری تھا کہ اللہ تعالیٰ پہلے محمدی سلسلہ میں کسی امتی فرد کو مریم کا روحانی مقام عطا فرماتا تاکہ بعد ازاں اُسکی غلامی اور اُسکی روحانی توجہ اور دعا کے نتیجہ میں اُسکے کسی غلام کو ابن مریم کا روحانی مقام عطا فرمائے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

☆اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہے جس کا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین میں مریم کے نام سے بھی پکارا ہے☆ (روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۳۱۸)

آنحضرت ﷺ نے اپنی اُمت کے آخر میں جس مسیح کی خبر دی ہے وہ غلام مسیح الزماں ہی تو ہے۔ جیسا کی آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

"عَنْ جَعْفَرٍؓ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبْشِرُوْا اَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَّاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَّاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسْطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ۔ رواه رزين۔" (مشکوۃ شریف جلد ۳ صفحہ ۲۹۳)

ترجمہ۔جعفرؓ اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا (حضرت امام حسینؓ۔ناقل) سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم خوش ہوؤ اور خوش ہوؤ۔میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے یہ نہیں جانا جاتا اس کا اول بہتر ہے یا آخر یا اس کی مثال باغ کی مانند ہے۔اس سے ایک سال تک ایک فوج کھلائی گئی پھر ایک فوج ایک دوسرے سال کھلائی گئی شاید کہ جب دوسری فوج کھائے وہ بہت چوڑا اور بہت گہرا اور بہت اچھا بن جائے۔وہ امت کیسے ہلاک ہو جسکے اول میں ،میں ہوں ،مہدی اسکے وسط میں اور مسیح اسکے آخر میں ہے۔ لیکن اِسکے درمیان ایک کجرو جماعت ہوگی اِنکا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور میرا انکے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔

"عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا قَالَ لَنْ تَهْلُكَ اُمَّةٌ" اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا وَعِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا وَ الْمَهْدِيُ وَ سَطِهَا۔" (کنز العمال ۷/صفحہ ۱۸۷۔جامع الصغیر ۲/۱۰۴ بحوالہ حدیقۃ الصالحین صفحہ ۴۰۲) ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔وہ اُمت ہرگز ہلاک نہیں ہوسکتی جسکے شروع میں ،میں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی ہونگے۔

ان احادیث میں آنحضرت ﷺ نے مہدی کو درمیان میں فرمایا ہے اور مسیح کو آخر پر۔آپ ﷺ کی اس آخری مسیح سے مراد یقیناً غلام مسیح الزماں ہے۔مزید برآں جب اس آخری مسیح ابن مریم یا غلام مسیح الزماں نے نازل ہونا ہے تو اس وقت حضرت مہدیؑ کی نمائندہ جماعت کی حالت کیا ہوگی؟ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب محمدی مریم کا روحانی فرزند نازل ہوگا تو اس وقت حضرت مہدیؑ کی جماعت میں ایک انتخابی امام ہوگا۔جیسا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔" (صحیح مسلم باب نزول عیسیٰ کا بیان وصحیح بخاری باب نزول عیسیٰ بن مریم صفحات ۲۶۲ و ۳۵۴) ترجمہ۔ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو گے تم جب ابن مریم نازل ہوگا تم میں ،اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔مزید برآں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔

"عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ لَاتَزَالُ طَائِفَتٌ مِنْ اُمَّتِيْ يُقَاتِلُوْنَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَيَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَيَقُوْلُ اَمِيْرُهُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَيَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ اُمَرَآءُ تَكْرِمَةَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔" (صحیح مسلم جلد اول باب نزول عیسیٰ بن مریم صفحہ ۲۶۴) ترجمہ۔جابر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ نے فرمایا میری امت کی ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑتی رہے گی قیامت کے دن تک ،وہ غالب رہے گی۔پھر عیسیٰ ابن مریم نازل ہونگے۔پھر اس جماعت کا امیر کہے گا آ ؤ ہمیں نماز پڑھاؤ وہ کہیں گے نہیں تمہارا بعض بعض پر امام ہے۔اس امت کی اللہ تعالیٰ نے عزت افزائی فرمائی ہے۔

"عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ--------قَالَ (موسیٰ) يَارَبِّ اِنِّيْ اَجِدُ فِي الْاَلْوَاحِ اُمَّةً يُّؤْتَوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ فَيَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الضَّلَالَةِ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ۔" (دلائل النبوت جلد اصفحہ ۱۴ بحوالہ مودودی صاحب کے رسالہ ختم نبوت پر علمی تبصرہ صفحہ ۱۰۶۔ازمحترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری) ترجمہ۔ ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔۔۔۔۔۔موسیٰ نے کہا اے میرے رب میں اَلواح میں ایک قوم کا ذکر پاتا ہوں جنہیں اول اور آخر کا علم دیا جائے گا پس وہ ضلالت کی صدیوں میں مسیح الدجال کا مقابلہ کریں گے۔

اس حدیث میں بھی آنحضرت ﷺ نے غلام مسیح الزماں کی طرف اشارہ فرمایا ہے کیونکہ اسکے متعلق جو کلام الٰہی حضرت مسیح موعودؑ پر نازل ہوا اس میں اسے اول اور آخر کا مظہر قرار دیا گیا ہے۔یہاں میں ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ دیدہ ودانستہ لوگوں کے اذہان میں بٹھائی گئی ہے۔وہ یہ کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے وجود میں مہدویت اور مسیحیت کی پیشگوئی پوری ہو چکی ہے اور آپؑ کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔حضرت مسیح موعودؑ کے بعد بعض لوگوں نے اپنا راستہ صاف کرنے اور اپنے نفسانی مفادات کے تحفظ کیلئے یہ غلط عقیدہ گھڑا اور اسکے ثبوت کیلئے ابن ماجہ کی یہ حدیث پیش کی جاتی ہے ولا المهدی الا عیسی بن مریم اور نہیں مہدی مگر عیسیٰ ابن مریم۔اس حدیث کا صرف اتنا مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جس مہدی کی خبر دی تھی وہ مہدی ہونے کے علاوہ عیسیٰ ابن مریم بھی ہونگے۔اگر کوئی اس حدیث کا یہ مطلب نکالتا ہے کہ اب حضرت مرزا صاحبؑ کے بعد کوئی مسیح یا مجدد نہیں آئے گا تو یہ معانی بالکل غلط ہیں۔اِسکی دو وجوہات ہیں۔اولاً۔یہ کہ متذکرہ بالا احادیث نبی ﷺ اس غلط خیال کو رد کرتی ہیں۔ثانیاً۔حضرت مرزا صاحبؑ پر زکی غلام سے متعلق نازل ہونے والا کلام الٰہی اس خیال کی تردید کرتا ہے۔

اب آئیں حضرت مسیح ناصریؑ اور غلام مسیح الزماں کے درمیان مماثلت کی دیگر وجوہات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

(۱) **پیدائش**۔موسوی سلسلے میں مسیح ابن مریم کی پیدائش کیلئے کوئی ظاہری سبب نہ تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے محض اپنی قدرت کے ساتھ بن باپ پیدا کیا۔ بالکل اسی طرح محمدی سلسلہ میں بھی کسی کمزور انسان کیلئے محمدی مریم کا روحانی فرزند بننا ناممکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان اور اپنی قدرت کاملہ کیساتھ اسے محمدی مریم کا روحانی فرزند ہونے کا اعزاز بخشا تھا۔اس طرح اللہ تعالیٰ نے دونوں کو قدرت کا نشان بنایا اول کو جسمانی پیدائش کے لحاظ سے اور ثانی کو روحانی پیدائش کے لحاظ سے۔

(۲) **نام**۔ نام کے لحاظ سے بھی دونوں مشترک ہیں۔حضرت مریم صدیقہؑ کو ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی تھی۔ بالکل اسی طرح محمدی مریم (حضرت مرزا صاحبؑ) کو بھی ایک زکی غلام کی بشارت دی گئی۔

(۳) **نشان رحمت**۔ حضرت مسیح ناصریؑ کو اللہ تعالیٰ نے رحمت کا نشان بنایا تھا اور قرآن پاک اس کی خبر دیتا ہے۔اسی طرح غلام مسیح الزماں کو بھی اللہ تعالیٰ نے رحمت کا نشان بنایا ہے اور یہ بات اس کلام الٰہی سے ثابت ہے جو اس سے متعلق محمدی مریمؑ پر نازل ہوا۔

(۴) **موعود**۔موعود ہونے میں بھی دونوں مشترک ہیں۔حضرت مسیح ناصریؑ موسوی سلسلہ میں موعود تھے جیسا کہ یسعیاہؑ نے فرمایا۔"لیکن خداوند خدا آپ تم کو ایک نشان بخشے گا۔ دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا پیدا ہوگا۔" (یسعیاہ:۷۔۱۴) اسی طرح غلام مسیح الزماں بھی موعود ہے۔آنحضرت ﷺ کی احادیث مبارکہ کے علاوہ وہ تمام مبشر کلام الٰہی جو غلام مسیح الزماں سے متعلق حضرت مسیح موعودؑ پر ۱۸۸۱ء سے لیکر نومبر ۱۹۰۷ء تک نازل ہوتا رہا اُسکے موعود ہونے کی خبر دیتا ہے۔

(۵) **معمولی انسان**۔حضرت مسیح ناصریؑ کو اللہ تعالیٰ نے خواص کی بجائے عوام میں سے کھڑا کیا۔آپؑ نے جب اپنا دعویٰ اہل یہود کے سامنے پیش کیا تو آپ ایک معمولی انسان تھے۔اسی لیے یہود نے آپؑ کا انکار کیا۔اسی طرح آج غلام مسیح الزماں بھی ایک معمولی انسان کی حیثیت میں کھڑا ہے۔اور لوگوں کو اس کا حضرت مسیح ناصریؑ کی طرح معمولی ہونا ہی قابل اعتراض نظر آ رہا ہے۔

(۶) **فتنہ پرداز اور مفسد**۔حضرت مسیح ناصریؑ کو یہودیوں نے فتنہ پرداز اور مفسد کے القاب دیئے جیسا کہ اعمال میں درج ہے۔"کیونکہ ہم نے اس شخص کو مفسد اور دنیا کے سب یہودیوں میں فتنہ انگیز اور ناصریوں میں بدعتی فرقہ کا سرگروہ پایا۔" (اعمال:۲۴۔۵) اسی طرح آج غلام مسیح الزماں کو بھی اُسکے اخراج کے خط میں اُسے مفسد اور فتنہ پرداز ہونے کا خطاب دیا گیا ہے۔

(۷) **دیوانہ**۔حضرت مسیح ناصریؑ کو یہودیوں نے دیوانہ اور پاگل قرار دیا۔"ان میں سے بہتیرے تو کہنے لگے کہ اس میں بدروح ہے اور وہ دیوانہ ہے۔تم اسکی کیوں سنتے ہو؟" (یوحنا:۱۰۔۲۰) اسی طرح غلام مسیح الزماں کو بھی دیوانہ کہا گیا اور اس کے متعلق کہا گیا کہ "جرمنی میں بھی ایک شخص ہے جو کہ بیچارہ دماغی فتور میں مبتلا ہے۔وہ بھی اپنے آپکو زمانے کا مصلح سمجھتا ہے وغیرہ۔" (اگست ۲۰۰۱ء خطاب جلسہ سالانہ جرمنی خلیفۃ الرابعؒ)۔

(۸) **عبادت خانہ سے اخراج**۔حضرت مسیح ناصریؑ کی مخالفت میں سب یہودی متفق ہو گئے تھے اور انہوں نے نہ صرف اُسکی تکفیر کی بلکہ اسکے ماننے والوں کو بھی کافر قرار دیا۔ "یہودی ایکا کر چکے تھے کہ اگر کوئی اُسکے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادت خانہ سے خارج کیا جائے۔" (یوحنا:۹۔۲۲) اسی طرح غلام مسیح الزماں کے خلاف بھی اہل نظام متفق ہو گئے اور انہوں نے متفقہ طور پر اس کا اور اسکے اہل وعیال اور اس سے تعلق رکھنے والوں کا جماعت سے اخراج کر دیا۔

(۹) **رشتہ دار**۔حضرت مسیح ناصریؑ کے بہن بھائی اور اُسکے رشتہ دار دل میں اس پر ایمان رکھتے تھے لیکن یہودیوں کے ڈر سے وہ اس کا اظہار نہیں کر سکتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ ایسا کریں گے تو جماعت سے خارج کیے جائیں گے۔آج یہی معاملہ غلام مسیح الزماں کو بھی پیش آیا ہے اور اسکے رشتہ دار بھی نظام جماعت کے ڈر سے دبکے بیٹھے ہیں۔

(۱۰) **منظّم اور طاقتور جماعتیں**۔جب حضرت مسیح ناصریؑ نے اپنا دعویٰ مسیحیت یہودیوں کے سامنے پیش کیا تو اس وقت وہ بہت منظّم اور طاقتور تھے۔اگرچہ انکی حکومت نہیں تھی لیکن رومی اہل کار اُن کی بات سنتے تھے۔یہی صورت حال آج غلام مسیح الزماں کے سامنے بھی ہے۔آج حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہونے والی جماعت بھی بہت منظّم اور ہر لحاظ سے طاقتور ہے۔اگرچہ آج کل اس جماعت کی حکومت نہیں لیکن پھر بھی حکومتیں اِسکے زیر اثر ہیں۔

(۱۱) **حلیم اور دل کا فروتن**۔اللہ تعالیٰ نے مسیح ناصریؑ کو حلیم اور دل کا فروتن بنایا۔وہ دل کا بہت غریب اور عاجز انسان تھا۔وہ فرماتے ہیں"میرا جوا اپنے اوپر اُٹھا لو اور مجھ سے سیکھو۔کیونکہ میں حلیم ہوں اور دل کا فروتن۔تو تمہاری جانیں آرام پائینگی۔" (متی:۱۱۔۲۹) اسی طرح جو کلام الٰہی غلام مسیح الزماں سے متعلق محمدی مریمؑ پر نازل ہوا اس میں اسے

دل کا حلیم قرار دیا گیا ہے۔

(۱۲) اَرہاص۔حضرت مسیح ناصریؑ کے ارہاص حضرت یحییٰؑ تھے جو ایلیا بن کر حضرت مسیح ناصریؑ کی آمد کی راہ صاف کرنے کیلئے مبعوث ہوئے تھے''جو لوگ منتظر تھے اور سب اپنے اپنے دل میں یوحنا (یحییٰ) کی بابت سوچتے تھے کہ آیا وہ مسیح ہے یا نہیں o تو یوحنا نے ان سب سے جواب میں کہا میں تو تمہیں پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں مگر جو مجھ سے زور آور ہے وہ آنیوالا ہے۔میں اسکی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق نہیں۔وہ تمہیں روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا۔''(لوقا:۳۔۱۵،۱۶)

اسی طرح غلام مسیح الزماں کے اَرہاص حضرت خلیفۃ الرابع تھے اور انہوں نے اپنے خطبات اور منظوم کلام میں آنیوالے کی لاشعوری طور پر راہ ہموار کی۔جیسا کہ آپ فرماتے ہیں۔

عصرِ بیمار کا ہے مرض لا دوا کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا ۔ اے غلامِ مسیح الزماں ہاتھ اٹھا موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع غلام مسیح الزماں کے اَرہاص تھے تو انہوں نے اعلانیہ طور پر اسکی سچائی کا اعلان کیوں نہیں کیا۔؟لیکن لوگوں کا یہ اعتراض بالکل غلط ہے کیونکہ اگر وہ میری سچائی کا اعلان کر جاتے تو پھر جماعت کا ہر فرد مجھے فوراً قبول کر لیتا اور درمیان سے اِبتلاء یا آزمائش ختم ہو جاتی۔لیکن پیشگوئیوں کے سلسلے میں ایسا نہیں ہوا کرتا

''یہ بھی ایک سنت اللہ ہے کہ وہ اپنی پیشگوئیوں اور نشانوں کو اس طور سے ظہور میں لاتا ہے کہ وہ ایک خاص طائفہ کیلئے مفید ہوں جو اسکے کاموں میں تدبر کرنے والے اور سوچنے والے اور اسکی حکمتوں اور مصالح کی تہہ تک پہنچنے والے اور عقل مند اور پاکیزہ طبع اور لطیف الفہم اور زیرک اور متقی اور اپنی فطرت سے سعید اور شریف اور نجیب ہوں اور اس طائفہ کو وہ باہر رکھتا ہے جو سفلہ مزاج اور جلد باز اور سطحی خیالات والے اور حق شناسی سے عاجز اور سوءِ ظن کی طرف جلد جھکنے والے اور فطرتی شقاوت کا اپنے پر داغ رکھتے ہیں۔وہ نافہموں کے دلوں پر رجس ڈال دیتا ہے یعنی کچھ پردہ رکھ دیتا ہے تب انکو نور ایک تاریکی دکھائی دیتا ہے اور اپنی آرزوں کی پیروی کرتے ہیں اور انکو چاہتے ہیں اور سوچنے کا مادہ نہیں رکھتے۔اور خدا تعالیٰ کی اس فعل سے غرض یہ ہوتی ہے کہ خبیث کو طیب کیساتھ شامل نہ ہونے دے اور اپنے نشانوں پر ایسے پردے ڈال دے جو ناپاک طبع کو پاکوں کیساتھ شامل ہونے سے روک دیں اور پاک طبع لوگوں کا ایمان زیادہ کریں اور علم زیادہ کریں اور معرفت زیادہ کریں۔اور صدق وثبات میں ترقی دیں اور انکی زیرکی اور حقائق شناسی دنیا پر ظاہر کریں اور انکو اس کسرِ شان اور بے عزتی سے محفوظ رکھیں جو اس حالت میں متصور ہے۔کہ جب ایک کج طبع اور سفلہ خیال اور نفس پرست اور نادان انکی جماعت میں شامل ہو جائے اور ان کے ہم پہلو جگہ لے اور چونکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہوتا ہے جو اسکی جماعت کے آبِ زلال کیساتھ کوئی پلید مادہ نہ مل جائے۔اس لیے وہ ایسی خصوصیت کیساتھ اپنے نشانوں کو ظاہر کرتا ہے کہ جس خصوصیت سے غبی اور ناپاک طبع لوگ حصہ نہیں لے سکتے۔اور صرف اس رفیع الشان نشان کو رفیع الشان لوگ دریافت کرتے ہیں۔اور اپنے ایمان کو اس سے زیادہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ قادر تھا کہ کوئی ایسا نشان دکھاتا کہ تمام موٹی عقل کے آدمی اور پست فطرت انسان جو صدہا نفسانی زنجیروں میں مبتلاء ہیں بدیہی طور پر اپنی نفسانی خواہشوں کے مطابق اس کو مشاہدہ کر لیتے۔مگر درحقیقت نہ کبھی ایسا ہوا اور نہ ہوگا اور اگر کبھی ایسا ہوتا اور ہر ایک کج فطرت اپنی خواہشوں کے مطابق نشان دیکھ کر تسلی پا لیتے تو گو خدا تعالیٰ تو ایسا نشان دکھلانے پر قادر تھا اور اس بات پر قدرت رکھتا تھا کہ تمام گردنیں اس نشان کی طرف جھک جائیں اور ہر ایک نوع فطرت اس کو دیکھ کر سجدہ کرے مگر اس دنیا میں جو ایمان بالغیب پر اپنی بنا رکھتی ہے اور تمام مدارنجات پانے کا ایمان بالغیب پر ہے وہ نشان حامی ایمان نہیں ہوسکتا تھا۔بلکہ ربانی وجود کا سارا پردہ کھول کر ایمانی انتظام کو بکلی برباد کر دیتا اور کسی کو اس لائق نہ رکھتا کہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر ثواب پانے کا مستحق رہے کیونکہ بدیہیات کا ماننا ثواب کا موجب نہیں ہوسکتا۔''(روحانی خزائن جلد ۹ صفحہ ۲۰ تا ۲۱)

دوسرے یہ بھی ضروری نہیں کہ ہر اَرہاص اپنے بعد آنیوالے کی شعوری طور پر راہ صاف کرے۔حضرت مہدی موعودؑ کے ارہاص حضرت سید احمد شہیدؒ تھے جو آپکی آمد کی راہ ہموار کرنے کیلئے مامور ہوئے تھے۔اس بارہ میں آپؑ فرماتے ہیں۔

''کیا تعجب ہے کہ سید احمد بریلوی اس مسیح موعود کیلئے الیاس کے رنگ میں آیا ہو۔کیونکہ اسکے خون نے ایک ظالم سلطنت کا استیصال کر کے مسیح موعود کیلئے جو یہ راقم ہے راہ کو صاف کیا۔اسی کے خون کا اثر معلوم ہوتا ہے جس نے انگریزوں کو پنجاب میں بلایا اور اس قدر سخت مذہبی روکوں کو جو ایک آہنی تنور کی طرح تھیں دور کر کے ایک آزاد سلطنت کے حوالہ پنجاب کو کر دیا اور تبلیغ اسلام کی بنیاد ڈال دی۔''(روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۲۹۶ حاشیہ)

اگر چہ حضرت سید احمد شہیدؒ نے حضرت مہدیؑ کے ظہور کی کوئی خبر نہیں دی تھی بلکہ صرف لاشعوری طور پر وہ کارنامے سرانجام دیئے جن سے حضرت مہدیؑ کے ظاہر ہونے کیلئے راہ ہموار ہوگئی اور اس طرح آپؒ حضرت مہدیؑ کے ارہاص بن گئے۔تو پھر خلیفہ رابع غلام مسیح الزماں کے ارہاص کیوں نہیں ہوسکتے کیونکہ انہوں نے بھی تو لاشعوری طور پر وہی کام کیا ہے۔؟

(۱۳)**علم لدنی**۔حضرت مسیح ناصریؑ نے اللہ تعالیٰ سے براہ راست روح القدس کے ذریعہ علم پایا جیسا کہ لکھا گیا ہے۔"پس یہودیوں نے تعجب کر کے کہا کہ اسکو بغیر پڑھے کیونکر علم آ گیا۔؟یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔"(یوحنا:۷۔۱۵،۱۶) بالکل یہی حالت غلام مسیح الزماں کی ہے۔وہ مذہبی علم کے لحاظ سے اُمّی تھا اور مذہبی علم حاصل کرنے کیلئے کسی مذہبی درسگاہ میں نہیں گیا۔اللہ تعالیٰ نے اسے بھی روح القدس کے ذریعہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا ہے۔

(۱۴)**انکار**۔اگر چہ بنی اسرائیل سمجھتے تھے کہ مریم کا بیٹا سچا ہے لیکن وہ اپنے نظام سے خائف تھے کیونکہ یہ نظام ان کو جو حضرت مسیح ناصریؑ پر ایمان لاتے تھے عبادتخانہ یا جماعت سے خارج کر دیتا تھا اور اسی ڈر کی وجہ سے چند حواریوں کے سوا باقی سب نے اس کا مجبوراً انکار کر دیا۔اور آج یہی معاملہ غلام مسیح الزماں کیساتھ ہو رہا ہے۔میں یقین رکھتا ہوں کہ جماعت کی اکثریت میرے دعویٰ اور دلیل کو سچا جانتی ہے لیکن وہ نظام جماعت سے ڈرتے ہیں اور ان میں اخلاقی جرأت نہیں۔لہٰذا آج بھی سوائے چند کے باقی سارے ڈر کے مارے خاموش ہیں۔

(۱۵)**اسیروں کی رستگاری**۔حضرت مسیح ناصریؑ کی بعثت کی اغراض کثیرہ میں سے ایک غرض یہ بھی تھی کہ وہ غرباء کو خوشخبری اور قیدیوں کو رہائی دلائے۔"خداوند کا روح مجھ پر ہے۔اس لیے کہ اس نے مجھے غریبوں کو خوشخبری دینے کیلئے مسح کیا۔اس نے مجھے بھیجا ہے کہ قیدیوں کو رہائی اور اندھوں کو بینائی پانے کی خبر سناؤں۔کچلے ہوؤں کو آزاد کروں۔" (لوقا:۴۔۱۸)۔اسی طرح غلام مسیح الزماں کے کاموں میں سے بھی اس کا ایک اہم کام اسیروں کو رستگاری دلانا ہے۔

جیسا کہ میں نے دلائل کیساتھ ثابت کیا ہے کہ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود دراصل حضرت مسیح ناصریؑ کا مثیل ہے اور جو حالات و واقعات اُسے پیش آئے،ضرور تھا کہ ویسے ہی حالات و واقعات غلام مسیح الزماں کو بھی پیش آتے۔اور یہ عاجز آج ویسے ہی حالات و واقعات کا سامنا کر رہا ہے۔**حضرت مسیح ناصریؑ کے حالات و واقعات سے حصہ لیے بغیر کوئی مسیحائی نفس ہو ہی نہیں سکتا۔** خلیفۃ المسیح الثانی حضرت مہدیؑ کے بیٹے تھے اور اس طرح آپ لوگوں کی آنکھ کا تارا تھے۔خلیفۃ المسیح اولؓ کے دور میں آپ مشیر اعلیٰ تھے اور بعد از وفات تک خلافت کی مسند پر بیٹھے رہے۔**وہ لوگ جو خلیفۃ المسیح الثانی کو مصلح موعود سمجھتے ہیں میرا اُن سے سوال ہے کہ کیا خلیفہ ثانی نے بھی متذکرہ بالا مماثلتوں میں سے کوئی حصہ پایا ہے۔؟ ہرگز نہیں۔**

آجکل نظام جماعت کے اہلکار اور مربیان عجیب طرح لوگوں کی برین واشنگ کر رہے ہیں۔جگہ جگہ وہ لوگوں کو بتاتے پھر رہے ہیں کہ یہ کوئی نیا مصلح موعود کا دعویٰ نہیں بلکہ پہلے بھی کئی ایسے دعاویٰ (بغیر نام کے) ہو چکے ہیں۔دراصل ان تقاریر سے وہ لوگوں کو یہ باور کرانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ جیسے پہلے بے بنیاد دعاوی ناکام ہو چکے ہیں اسی طرح یہ دعویٰ (نعوذ باللہ) بھی ناکام ہو جائیگا۔میں ایسے سب لوگوں سے (جو یہ خدمت بجالا رہے ہیں) کہتا ہوں کہ خدا کیلئے اب حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت پر رحم کرو اور لوگوں کو مزید گمراہی میں نہ دھکیلو۔ایک غلط فہمی پر مبنی دعویٰ مصلح موعود کیساتھ آپ پہلے ہی لوگوں کو گمراہ کر چکے ہو۔اور اس گمراہی سے جماعت کو نکالنے کیلئے بھی آنیوالے کو بہت تگ و دو کی ضرورت ہے۔خدا کیلئے حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان لانے والوں کو اتنی بڑی سزا نہ دو۔جہاں تک آپکا یہ فرمانا ہے کہ پہلے بھی کئی ناکام دعاوی ہو چکے ہیں تو اس سلسلہ میں میں آپ سب کو حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مہدویت کی مثال دیتا ہوں۔آپؑ نے امام مہدی ہونے کا دعویٰ قریباً ۱۸۹۰/۹۱ء میں کیا۔آپ سے پہلے بھی کافی لوگ (پچاس کے قریب) امام مہدی ہونے کے دعاویٰ کر چکے تھے۔میں مربیان سے پوچھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ مہدویت اور آپؑ سے پہلے مدعیان مہدویت کے دعاوی میں کیا بنیادی فرق تھا۔؟ آپ لوگوں کو گمراہ تو کر رہے ہو لیکن یہ بنیادی فرق نہیں بتاتے۔اور یہی وہ بنیادی فرق ہے جو میرے مصلح موعود اور مجھ سے پہلے مدعیان مصلح موعود بشمول خلیفہ ثانی کے دعاوی میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔حضرت مرزا صاحبؑ سے پہلے جتنے بھی مہدویت کے دعویدار گزرے ہیں انکے دعاویٰ کیساتھ وہ ثبوت یا نشانی نہیں تھی جس کا آنحضرت ﷺ نے اپنے مہدی کے ذکر میں فرمایا یعنی کسوف وخسوف کا۔یہ نشانی یا ثبوت صرف اور صرف حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کے بعد آسمان پر ظاہر ہوا۔اور اسلئے باوجودیکہ آپؑ سے پہلے کافی مدعیان مہدویت گزر چکے تھے آپؑ کا دعویٰ مہدویت ہی سچا تھا کیونکہ اس کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ نشانی تھی۔اسی طرح خاکسار کے دعویٰ غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود سے پہلے جتنے مدعیان مصلح موعود بشمول خلیفہ ثانی گزر چکے ہیں ان کے دعاویٰ کے ساتھ وہ نشانی یا ثبوت نہیں تھا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی میں کیا تھا۔خاکسار سے پہلے کے دعاویٰ خالی دعاوی تھے بغیر ثبوت کے لیکن الحمدللہ میرے دعویٰ کیساتھ وہ قطعی،الہامی اور علمی ثبوت ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے الہامی پیشگوئی میں فرمایا ہے۔

اے مربیان تم پر افسوس! تم نے ہر دور میں اپنے پیٹ اور خوف کے بدلے اپنا ایمان بیچا ہے۔تم تو حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں فرعونی ساحروں جیسے بھی نہ نکلے۔انہوں نے فرعون کا ڈر دل سے نکال کر حضرت موسیٰؑ کے سچے رب کو قبول کر لیا تھا۔پوچھنے پر ان ساحروں نے فرعون کو صاف کہہ دیا تھا کہ تو بے شک ہمیں قتل کر دے لیکن ہم سچائی کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اے مولویو تم پر افسوس! کہ خوشامند اور چاپلوسی تم پر ختم ہے۔ تم نے ہر دور کے جابروں اور غاصبوں کا ساتھ دیا۔ معصوم اور برگزیدہ انسانوں پر کفر کے فتوے لگا کر انہیں کوڑے لگوائے اور انہیں پابند سلاسل کروایا۔ اور آج تم انہیں امام کہتے نہیں تھکتے۔ تم جہالت سے محبت اور علم سے عداوت رکھتے ہو۔ افکار تازہ دیکھ کر تم اپنی آنکھیں کیوں بند کرتے ہو؟

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ پھر اسکے بعد الہام کیا گیا کہ "اِن علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں اُنکے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُنکے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں" (ٹھوٹھیاں وہ چھوٹی پیالیاں ہیں جنکو ہندوستان میں سکوریاں کہتے ہیں۔ عبادت گاہ سے مراد اس الہام میں زمانہ حال کے مولویوں کے دل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں)۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ حاشیہ)

اس الہام میں ان علمائے اسلام کے علاوہ جنہوں نے حضورؑ کی مخالفت کی تھی، نظام جماعت کے ان تنخواہ دار مولویوں کا بھی ذکر ہے جنہوں نے اپنے مفادات کی خاطر ایک غلط دعویٰ مصلح موعود کی نہ صرف بنیاد ڈالی تھی بلکہ اس جھوٹ کا دفاع بھی کرتے چلے آ رہے ہیں۔ اے تنخواہ دار مولویو! کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ حضورؑ کی نرینہ اولاد (یعنی تینوں بیٹے) پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں آتی ہے۔؟ اور کیا تم پیشگوئی مصلح موعود کے متعلق میرے الہامی، علمی اور قطعی ثبوت کو جھٹلا سکتے ہو۔؟ اگر نہیں تو پھر ثابت ہو گیا کہ آپ وہی علماء ہیں جنہوں نے حضورؑ کے روحانی گھر کو بدل ڈالا۔ آپ وہی علماء ہیں جنکے چولھے حضورؑ کی عبادت گاہ میں ہیں اور جنہوں نے حضورؑ کی پرستش کی جگہ اپنے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں۔ آپ ہی وہ علماء ہیں جو بوقت ضرورت آنحضرت ﷺ کی حدیثوں کو کترتے رہتے ہو۔ یاد رکھو " وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ (البقرہ:۴۳) ترجمہ: اور جانتے بوجھتے ہوئے حق کو باطل کیساتھ نہ ملاؤ اور نہ حق کو چھپاؤ۔" (البقرہ:۴۳)

اے امیرو تم پر بھی افسوس! کہ تم نے ایمان اور انصاف کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اپنی مصنوعی نمود و نمائش کے عوض اپنے ایمان اور اپنی دلاوری کو بیچ دیا۔ ذرا سوچ کر بتاؤ کیا تم میں سچ کو سچ کہنے کا حوصلہ اور جرأت ہے۔؟

آج میں آپ سب کو یہ پیغام پہنچا کر اپنی ذمہ داری اور اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ عاجز وہی موعود زکی غلام ہے جسکی خبر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں دی گئی تھی۔ میرا دعویٰ خالی دعویٰ نہیں بلکہ میں اپنے دعویٰ کا قطعی، الہامی اور علمی ثبوت رکھتا ہوں۔ میرا صدق اِنتہائی تلخ اور خوفناک ہے کیونکہ اب سے پہلے ایک جھوٹ کو غلطی سے سچ کا نام دیا گیا۔ آپ سب کو ہوش میں لانے کیلئے میرا مقدمہ کافی روشن ہے۔ مجھ سے پہلے کوئی بھی حضرت مسیح موعودؑ کے الہام اور کلام میں اتنی گہرائی تک نہ گیا اور نہ کوئی جا سکتا تھا کیونکہ یہ فضل اور رحمت صرف غلام مسیح الزماں کے مقدر میں تھی۔ میں آپ سب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ سب مل کر سر جوڑ کر بیٹھو اور غور و فکر کرو۔ اگر میرے دعویٰ کے ثبوت کو جھٹلا سکو تو جھٹلا کر دکھاؤ۔ اگر جھٹلا نہ سکو تو گواہ رہنا کہ آخری زمانے کے موسیٰؑ (حضرت مسیح موعودؑ) کا موعود عصا آپ سب کے سحر کو نگل گیا ہے۔ اور کیا میرے اَرہاص خلیفہ رابع کا یہ شعر حرف بہ حرف پورا نہیں ہوا کہ۔؟

یہ دعا ہی کا تھا معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اژدھا ۔ آج بھی دیکھنا مردِ حق کی دعا سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

خاکسار

عبدالغفار جنبہ/ کیل۔ جرمنی

مورخہ ۳۱/ مارچ ۲۰۰۴ء

☆☆☆☆☆☆